www.novelsclubb.com
راہِ سکون
از قلم حفصہ جاوید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

راہِ سکون

از قلم

حفصہ جاوید

www.novelsclubb.com

راہ سکون۔قسط:05

وہ آنے والے وقت سے بے خبر بیٹھی سکون سے موبائل یوز کر رہی تھی۔اور ایسے ہی اسکرولنگ کرتے اس کے سامنے احمد کی تصویر آگئی آج اتنے سالوں بعد اس کے موبائل پہ احمد کی تصویر آئی تھی۔تصویر دیکھتے ہی اس نے موبائل بند کر کے رکھ دیا اور آنکھوں کے سامنے ایکدم سے تینوں سائے لہرائے جب تین دفعہ وہ اس سے ملی تھی۔پہلی دفعہ میں نظروں کا ٹکرا جانا۔دوسری دفعہ اس کا اس کی بانہوں میں گرنا اور تیسری دفعہ اسے اپنے گھر پر اپنے بھائی کے ساتھ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا۔اس دن اسے گھر دیکھ کر نجانے دل میں کیا کیا خیال آئے تھے؟کہ وہ کیوں آیا؟اور پھر کیوں کچھ بھی کہیں بغیر چلا گیا؟وہ ان سب خیالات کو جھٹک کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اسامہ ابھی فریش ہو کر آیا تھا اور اپنے موبائل کو چیک کرنے لگا تبھی اس کے موبائل پر کسی انجان نمبر سے کال آئی۔ پہلے تو اس نے کال کاٹ دی۔ مگر دوبارا کال آنے پر اس نے فون اٹھالیا اور بغیر سلام دعا کے بولا۔

جی کون ؟اس کی بھاری مردانہ آواز سامنے والے کا دل دھڑکا گئی۔

دوسری طرف سے آواز نا آنے پر اسامہ دوبارا بیزاری سے بولا۔

کون ہے ؟ کچھ پوچھ رہا ہوں میں اگر کسی نے نہیں بولنا تو میں موبائل رکھ رہا ہوں۔

اللہ حافظ۔ وہ موبائل رکھ کر بڑبڑانے لگا۔

نجانے کیسے کیسے لوگ ہیں آج کل کے ؟ جب بات نہیں کرنی ہوتی تو فون پتہ نہیں کیوں کر لیتے ہیں ؟ وہ ایسے ہی بڑبڑاتے ہوا گھر سے باہر نکل گیا۔

صبح صبح اسامہ کی آواز سن کر اس کی تو صبح ہی حسین ہو گئی تھی۔

فون کیا تھا اسے کہ اس سے بات کرلوں گی پر اس کی آواز سن کر میری آواز نجانے کہاں دب گئی تھی۔ کہ چاہ کر بھی میں کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔ وہ خود سے ہی باتیں کرتے ہوئے بولی۔

کل رات جب یہ علی سے اس کا موبائل لے کر آئی تھی تو اسامہ کا نمبر اپنے موبائل میں سیف کر لیا اسامہ کا نمبر لینے کے لیے ہی تو محترمہ علی کا موبائل لے کر آئی تھی۔ لیکن جب بات کرنے کی باری آئی تو کچھ بول ہی نہ پائی۔

داؤد بھائی ابھی آفس میں بیٹھ کر اپنا کام کر رہے تھے جب ان کا منیجر اندر آیا اور بتایا کہ باہر کوئی ان سے ملنا آیا ہے۔ تو داؤد بھائی اٹھ کر اپنے میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں وہ لوگ بیٹھے تھے۔

اسلام-و- علیکم ! داؤد بھائی سب سے سلام لے کر صوفے پر بیٹھ گئے۔

کیا لے گے آپ کافی یا چائے؟ داؤد بھائی انٹر کام اٹھا کر بولیں۔

نہیں ہمیں کچھ نہیں چاہیے ہم صرف آپ سے کام کے بارے میں بات کرنے آئے تھے۔ یہ اسحاق بھائی تھے۔

کیسا کام؟ داؤد بھائی انٹر کام پر کافی کا آرڈر دے کر سیدھے ہو کر بیٹھے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو اسحاق بھائی نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔

اچھا ویسے تو ہم ایک کلب بنانے کا سوچ رہیں ہیں جس کا نام "یوتھ کلب" ہو گا لیکن آپ کو اس کلب کا ممبر بننے سے پہلے ابھی خود بہت کچھ سیکھنا ہیں۔ اس لیے تب تک میں آپ لوگوں کے لیے ایک لیکچر کا چھوٹا سا کنسرٹ تیار کروا سکتا ہوں۔ اس میں آپ سب کو کسی اسلامی ٹاپک پر لیکچر دینا ہے اور اس طرح نہیں دینا کہ آپ اونچی آواز میں مائیک میں بولتے رہیں اور کوئی آپ کو سمجھ کر عمل نہ کر سکیں۔ بلکہ آپ کو اپنے الفاظ اور انداز میں وہ تاثیر پیدا کر کے بولنا ہے کہ لوگ آپ کو سنتے ہی آپ کی باتوں پر عمل کرنے کی ٹھان لیں۔ اور اس سب سے پہلے آپ کو اپنی

کمپنی کے اونر سے بھی پیدا کرنی ہو گی اور کنز کٹ کنسل کرنا ہو گا تبھی ہم کام شروع کر سکیں گے۔داؤد بھائی ان کی پوری بات سن کر خوشی اور حیرت سے انہیں سب سمجھایا۔وہ یہ سوچ رہیں تھے کہ اتنا بڑا ابوائے بینڈ آخر اپنا پروفیشن چھوڑے گا تو کیا ہو گا؟؟وہ ان کے لیے فکر مند بھی تھے اور خوش بھی۔وہ جانتے تھے یہ ان کے لیے بہت مشکل ہو گا۔بہت سی مشکلات ان کا انتظار کر رہی تھی۔داؤد بھائی ان کی مدد کرنا چاہتے تھے اور اللہ سے بھی مدد کی دعا کی۔

وہ لوگ کافی دیر ساتھ بیٹھ کر ڈسکس کرتے رہیں اور اب اللہ حافظ بول کر وہاں سے اٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

آج عمر کا رزلٹ آنا تھا تو سب گھر پر ہی تھے۔احمد تو داؤد بھائی کے پاس چلا گیا تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں کو ابھی اپنے فیصلے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔وہ انہیں

سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کے گھر والے بھی چاہتے تھے کہ وہ یہ ناچ گانا چھوڑ دے۔

ویسے عمر بیٹا تیار ہو جاتو سب سے اپنی عزت افزائی کروانے کے لیے کیونکہ ہونا تو تو نے فیل ہی ہے۔ یوسف صبح سے عمر کو تنگ کر رہا تھا۔

ویسے عمر بھائی یہ یوسف بھائی پہلی بار ایسی بات کر رہیں ہیں جس سے میں اتفاق رکھتی ہوں۔ زارا نے بھی یوسف کی ہاں میں ہاں ملائی۔

کیوں بیٹا کیا تم دونوں نے مجھے اپنی طرح کا سمجھا ہوا ہے جو میں فیل ہو جاؤں گا ہہہ ؟ عمر دونوں کو گھورتا ہوا دانت پیس کر بولا۔

ارے نہیں بھائی آپ تو ہم سے بھی زیادہ نالائق ہو۔ وہ دونوں کہاں بعض آنے والے تھے ہائی فائی کرتے ہوئے پھر سے عمر کو تنگ کرنے لگیں۔

عمر وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا اور نجانے کیا کیا ورد کرنے لگا کہ وہ پاس ہو جائیں اے ایس پی بننے کے لیے سلیکٹ ہو جائیں۔

پیچھے وہ دونوں بس اسے آوازیں ہی دیتے رہ گئیں۔

ویسے تمہیں کیا لگتا ہے زارا؟ کیا یہ سلیکٹ ہو جائیں گا پاس ہو جائیں گا؟ یوسف نے زارا سے اسکی رائے مانگی۔

بھائی سچ بتاؤ تو مجھے تو لگتا ہے کہ ہمارا بھائی ٹاپ کریں گا۔ زارا عمر کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ فخر سے بولی۔

خیر لگتا تو مجھے بھی یہی ہے۔ یوسف نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

مگر بھائی کو چھیڑنے میں مزہ آتا ہے۔ زارا کی بات سن کر یوسف اور زارا ایک ساتھ ہنس پڑے۔

یہ چاروں ہی تو اس گھر کی رونق ہے۔ان کے بغیر گھر نجانے کیسا ہو گا؟ یہ سوچ کر ہی عالیہ بیگم نے جھر جھری لی۔

عمر اپنا رزلٹ دیکھ کر کمرے سے باہر نکلا تو سب اسے ہی دیکھ رہیں تھے۔احمد بھی گھر آگیا تھا۔

بیٹا کیا ہوا رزلٹ آگیا تمہارا؟ سکندر صاحب عمر کو پریشان دیکھ کر بولیں۔

جی بابا رزلٹ آگیا ہے۔ عمر اداس سا بولا۔

کیا ہوا میرے بھائی؟ کہیں فیل تو نہیں ہو گیا تو؟ احمد عمر کو اپنے ساتھ بیٹھا کر اس کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کیا۔ چل کوئی نہیں اگلی دفعہ کوشش کر لینا۔ساتھ ہی کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی بھی دی۔

www.novelsclubb.com

بابامیں۔۔۔۔۔۔۔۔میں پاس ہو گیا ہوں ٹاپ کیا ہیں میں نے بابا۔وہ شروع میں اداس سا بولتا سب کو پریشان کر گیا اور آخر میں چیخ کر اچھلتا ہوا بولا۔

یہ معجزہ کیسے ہوا؟ کہیں میں کچھ غلط تو نہیں سن رہا؟یوسف ڈرامائی انداز میں بولا۔

اس کے انداز پہ سب ہنس پڑے۔اور سکندر صاحب نے آگے بڑھ کر عمر کو گلے لگا لیا۔

بھئی اب ماں کو بھی تو پیار کرنے دیں اپنے بیٹے سے۔عالیہ بیگم انہیں دیکھ ناراضگی سے بولی۔

آپ بھی آجائیں نا بیگم ہم نے کب منع کیا؟سکندر صاحب عالیہ بیگم کو بھی گلے لگاتے ہوئے بولیں تو وہ شرما گئی۔

اؤے ہوئے۔یوسف اپنے ماں باپ کو دیکھ آنکھ مارتا ہوٹنگ کرنے لگا جب احمد نے اسے کہنی مار کر چپ کروایا۔

بابا ہم بھی ہیں کوئی ہم سے بھی پیار کرلیں۔زارا بھی مصنوعی ناراضگی سے بولی۔

آجاؤ بیٹا آپ سب بھی آجاؤ۔سکندر صاحب نے باہیں پھیلا کر ان تینوں کو بلایا تو وہ بھی بھاگ کر ان کے گلے جا لگیں۔

ویسے فیملیز میں ایسے ہگز کرتے رہنا چاہیے فیملی ہگ اس سے پیار بڑھتا ہے بچوں اور ماں باپ کا رشتہ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

جنت اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی ڈارلنگ یعنی ماما سے بات کرنے میں مصروف تھی۔جنت کے ماما بابا آفس کے کچھ کام کے سلسلے میں ترکی گئے تھے۔جنت اپنی ماما کو مس کر رہی تھی تو ان سے بات کرنے لگی۔بات کر کے الوداعی کلمات کہہ کر جیسے ہی فون رکھنے لگی تو فون پھر سے بج اٹھا۔اس نے ایک نظر فون کو دیکھا اور پھر فون اٹھا لیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جنت تم جانتی ہو میں جتنی خوش ہوں ؟؟دوسری طرف سے چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

نہیں میں نہیں جانتی اور کمعقل لڑکی کتنی دفعہ کہا ہے بات کرنے سے پہلے سلام کرتے ہیں پر نہیں محترمہ پر تو اثر ہی نہیں ہوتا۔جنت ناگواری سے بولی۔

اچھا اب زیادہ دادی اماں نہ بنو۔ویسے پوچھوں گی نہیں کہ میں کیوں اتنی خوش ہوں؟شروع میں خفگی سے بولتے آخر میں لہجے کو پھر خوشگوار بنایا۔

نہیں پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آنی تم نے ایسے ہی بتا دینا ہے۔اب جنت کا لہجہ طنزیہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

اچھا بہن اب سن عمر نے ٹاپ کیا ہے۔یاد ہے وہ کالج سی ایس ایس کے امتحان دینے آتا تھا؟علیزے کے لہجے سے خوشی ٹپک رہی تھی۔

بہن ٹاپ اس نے کیا ہے نہ؟ جنت کا انداز کنفرم کرنے والا تھا۔

ہاں اسی نے کیا ہے۔علیزے جھنجھلائی۔

تو تم کیوں اتنا اچھل رہی ہو؟ جنت اب محفوظ ہوتے بولی۔

وہ میں اس لیے کہ۔۔۔۔۔۔بولتے بولتے ایکدم علیزے کی زبان کو بریک لگی۔

کہ ؟؟؟ جنت نے اس کی حالت سے حظ اٹھایا۔

کہ کچھ نہیں۔اور اتنا بول علیزے نے کھٹک سے فون بند کیا۔اور علیزے کی حرکت پر جنت کا مدھم سا قہقہہ گونجا۔

---

www.novelsclubb.com

علی اس وقت اپنا پسندیدہ کام کر رہا تھا جس میں اسے کسی کی بھی دخل اندازی پسند نہیں تھی۔پر وہ یہ کام کبھی بھی سکون سے نہیں کر پاتا تھا۔اس دفعہ پھر وہ ہمیشہ کی طرح وہ کورین ڈراما دیکھ رہا تھا اور کسی سین کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔جب اس کا موبائل بج اٹھا۔اس نے بدمزہ ہو کر فون اٹھایا اور کان سے لگایا۔

اسلام و علیکم جی کون؟ وہ جھنجھلائے ہوئے انداز میں بولا۔

و علیکم السلام! لگتا ہے تو نے نمبر دیکھے بنا ہی فون اٹھالیا ہے۔ دوسری طرف سے مصروف سی آواز ائی۔

جس پر اس نے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا تو وہاں بڑا بڑا اسامہ ٹھگ لکھا نظر آیا۔

اس نے پھر مسکراتے ہوئے موبائل کان سے لگایا۔

ہاں بول کیسا ہے تو؟

میں ٹھیک یار تجھ سے ایک کام ہے ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں وہاں اجا۔ وہ بے حد مصروف انداز میں بول رہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے میں آجاتا ہوں۔ علی نے اتنا بول کر موبائل رکھ دیا۔ اور اٹھ کر ایل ڈی بند کر کے فریش ہونے چلا گیا۔

اس وقت گھر میں بہت چہل پہل تھی۔ سب لوگ کاموں میں لگے تھے۔ ملازم بھی آگے پیچھے اپنے کام میں مصروف تھے۔ عمر کے ٹاپ کرنے کی خوشی میں سکندر صاحب نے گھر پر چھوٹی سی سلیبریشن پارٹی رکھی تھی۔ جس میں گھر کے سب افراد قریبی رشتے دار اور احمد کے دوست تھے۔ احمد کے دوستوں میں کریزی گروپ کے ممبر ہی شامل تھے۔ احمد کے سب دوست آئے تھے سوائے عثمان کے وہ نہیں آ سکا تھا کیونکہ اس کے ماما بابا آج امریکہ جا رہیں تھے تو وہ انہیں ائیر پورٹ پر چھوڑنے جا رہا تھا۔

یوسف اور عمر کے بھی زیادہ دوست نہیں تھے انہوں نے کبھی دوست بنائے ہی نہیں تھے کہ دوست بنانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی کبھی احمد کے دوست ہی ان کے بھی دوست تھے۔ البتہ اسامہ نے انہیں علی کے بارے میں بتایا تو یہ لوگ اس سے ملنے کی خواہش کرنے لگے۔ اس لیے سکندر صاحب کی اجازت سے اسامہ نے علی کو بھی اس پارٹی میں انوائیٹ کیا تھا۔ اور پھر زارا نے بھی ضد کر کے اپنی

دوست نتاشا کو انوائیٹ کر لیا تھا۔اس کا کہنا تھا کہ اس کی ایک ہی دوست ہے اگر وہ بھی نہیں آئے گی تو فائدہ اس پارٹی کا؟؟ جس پر سکندر صاحب راضی ہو گئے تھے۔ اور جب عمر سے اس کے خاص دوستوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا مگر جھٹ سے علیزے کا خوبصورت سراپا نظروں کے سامنے لہرایا پر عمر نے مسکرا کر سر جھٹک دیا۔

ارے بھائی آپ کو تو کوئی کام ہی نہیں آتا۔یہ لڑیاں ایسے نہیں لگاتے۔اسامہ بیچارہ جو کب سے گھر کے حال کے دروازے کے ساتھ باہر والی سائیڈ پر بنے پلرز پر پھولوں کی لڑیاں لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔زارا کے ٹوکنے پر راج کے بدمزہ ہوا۔ تھوڑی دیر میں مہمان آنے والے تھے اس لیے سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

نہیں اگر تمہیں اتنا ہی مسئلہ ہو رہا ہے تو خود آ کر لگا لو۔اسامہ دانت پیس کر بولا۔

ارے نہیں نہیں بھائی میرے کہنے کا مطلب تو یہ تھا کہ آپ صیح لگا رہا ہے بس آپ کا طریقہ غلط ہے۔ زارا ہنستے ہنستے کچھ الٹا بول گئ۔

اچھا! ؟اسامہ کے گھورنے پر فوراً بولی۔

بھائی وہ مجھے لگتا ہے مجھے امی آواز دے رہیں ہیں میں ابھی آئی۔اور وہاں سے فوراً بھاگ گئی۔ جبکہ بیچارہ اسامہ بڑبڑا کر ہی رہ گیا۔

ویسے سکندر صاحب آپ نے مسجد میں اعلان تو کروایا ہے نہ جو صدقہ دیا ہے اس کا؟ سکندر صاحب اپنے کمرے میں نک سک سے آئینے کے سامنے تیار کھڑے خود پر پرفیوم چھڑک رہیں تھے جب عالیہ بیگم کی آواز نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا۔

بھئی ماشاءاللہ تین دھنبے قربان کیے ہیں بیٹے کی خوشی میں اعلان کروانا تو بنتا ہے۔

عالیہ بیگم ایک بار پھر خوشی سے چہکی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیگم بات سنیں! عالیہ بیگم کی بات پر سکندر صاحب پیچھے مڑے اور نرمی سے عالیہ بیگم کو بازو سے تھام کر سامنے بیڈ پر بٹھایا اور خود کرسی کھینچ کر ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

ایک بات بتائیں ہم نے صدقہ کیوں دیا ہے؟ وہ عالیہ بیگم کو دیکھتے پیار سے سوال پوچھنے لگے۔

لو جی یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے بھلا؟ ظاہر سی بات ہے اللہ کی رضا کے لیے صدقہ دیا ہے اور اس لیے کہ ہمارا بیٹا مزید ترقی کریں اور اس کے رزق میں برکت ہو۔ عالیہ بیگم نے انہیں بتایا۔

تو بیگم جب ہم نے صدقہ اللہ کی رضا کے لیے دیا ہے تو پھر اعلان کروانے کا مقصد؟ سکندر صاحب کی بات سن عالیہ بیگم خاموش ہو گئی تو اور نظریں جھکا دی۔ تو وہ مزید بولیں۔

بیگم دیکھیں میری بات سنیں! میرے اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا کہ:

"صدقہ ایسے دو کہ ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو."

اور آج کل لوگ کیا کرتے ہیں؟ صدقہ بعد میں دیتے ہیں اور پہلے اعلان کروا دیتے ہیں۔ بیگم یہ دیکھاوا ہوتا ہے۔ اور اللہ نے دیکھاوے سے منع کیا ہے۔ جب ہم نے جس کے لیے صدقہ دیا ہے جس کی رضا کے لیے دیا ہے وہ رب جانتا ہے تو پھر اعلان کروا کر دیکھاوا کرنے کی کیا ضرورت؟ وہ کچھ دیر کو رو کے اور عالیہ بیگم کو دیکھا جو شرمندہ سی سر جھکائیں بیٹھی تھی اور پھر بولیں۔

بیگم ایسے نظریں نہ جھکائیں یہ غلطی آپ کی نہیں ہے۔ یہ تو ہماری سوچ اور ہمارا معاشرہ ہے جو انسان جتنی ترقی کرتا ہے اتنا اسلام سے دور ہو جاتا ہے سوائے ان کے جنہیں اللہ صراطِ مستقیم پر رکھے۔ اچھا چلیں اب اٹھیں شاباش بچے نیچے ہمارا انتظار کر رہیں ہونگے۔ انہوں نے نرمی سے عالیہ بیگم کا چہرہ اوپر اٹھایا اور ہاتھ پکڑ کر قدم باہر کی طرف بڑھائیں۔

جاری ہے

www.novelsclubb.com